رجسٹرڈ ڈائیل نمبر ۷۰۶

ڈٹھا نور محمدی وٹھا نبی رسول — نانک قدرت دیکھ کر خوبگئی سب بھول

ضوابط — مقاصد

یھدی اللہ لنورہ من یشاء

اخبار نور

ایڈیٹر محمد یوسف وددوان

ہفتہ میں پندرہ روزہ شائع ہوتا ہے۔ قادیان دارالامان سے

جلد ۳ — نمبر ۱۹ — ۱۵ جولائی ۱۹۱۲ء

KHILAFAT LIBRARY

(۱) یہ پرچہ مہینے میں دو دفعہ شائع ہوتا ہے

(۲) عام قیمت سالانہ عہ ششماہی عہ واعظین اور طلباء سے ایکروپیہ پیشگی

(۳) ارائے عظام سے امتیازی قیمت پانچ روپیہ سالانہ جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ تصور ہوگا۔ اور ایسے حضرات کے اسماء گرامی سرپرستان اخبار کی فہرست میں درج ہونگے۔

(۱) اسلام کی خوبیوں اور اُس کی برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت بیان کرنا

(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا

(۳) الزامات کے گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا

(۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی رکھ قوم میں بابا نانک جی کی تعلیم کا پرچار کرنا

طبی دنیا میں حیرت انگیز تھلکہ۔ ولایت کی ادویہ کا راز فاش ہوگیا

برٹش میڈیکل ایسوسی ایشن لندن نے (SECRET REMIDIES) سیکرٹ ریمیڈیز نامی کتاب شائع کرکے طبی دنیا میں حیرت انگیز تھلکہ برپا کر دیا ہے اس کتاب میں ان پیٹنٹ ادویات کا راز انکشاف کیا گیا ہے۔ جو آجکل ہندوستان کے گھر گھر میں مقبول عام ہو رہی ہیں۔ اور جن کی ایک ایک شیشی تین یا چار روپیہ کو آتی ہے۔ اگر یہی ادویات اس کتاب کے نسخوں سے گھر میں تیار کی جاویں۔ تو صرف ۲ روپیا ۳ روپیہ لاگت آتی ہے۔ اس نے ہر ایک انگریزی خواندہ اصحاب۔ حکیموں۔ ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے طالب علموں کے لئے اس کا مطالعہ خالی از فائدہ نہیں۔ اس کتاب میں ایسوسی ایشن نے دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے قیمت فی جلد دو روپیہ جو نیچے دیئے پتہ پر مل سکتی ہے۔ دیکھنے میں خوبصورت اور پڑھنے میں آسان ہے۔

اشتہاری حکیموں کی ادویات خریدنا چھوڑ دیں

کیونکہ یہ عموماً نقصان دہ ہوتی ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ ایک دوائی مختلف مرضوں اور مرضوں پر کبھی کارآمد نہیں ہو سکتی ہے۔ ہم نے سب اصحاب کی سہولیت کے لئے مختلف امراض کے نسخہ جات بہم پہنچانے کا انتظام کیا ہے۔ مریض کا پورا حال آنے پر مجرب۔ کم خرچ اور عمدہ نسخہ بھیجا جاتا ہے۔ جو مرض کو چند دن میں جڑ سے اکھیڑ دے۔

اس کے علاوہ اشتہاری حکیموں کی ادویات کے نسخے اور تمام قسم کی صنعت و حرفت کے نسخے بھی آرڈر پر بھیجے جاتے ہیں۔ قیمت فی نسخہ ۲ر ایک درجن عہ

نسخہ جات کی قیمت ۸ر سے کم کی بذریعہ ٹکٹ اور زیادہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کریں

رسالہ ہیضہ	۴ر	رسالہ تپ	۷ر	مفید روزگار	۸ر
رسالہ معجون اطریفل	۴ر	طاقت جسمانی		دولت کمانے کا	
رسالہ گلٹ سازی	۴ر	ہر مضمون	۸ر	فن	عہ
رسالہ چیچک خسرہ	۴ر	معدن الحکمت	۸ر	فن گھڑی سازی	۲ر
رسالہ دارالشفاء	۶ر	تشحیذ الاجسام	۸ر	رسالہ انگریزی	۸ر
علاج بذریعہ پانی	۴ر	رسالہ آتشک	۴ر	علاج بے دوا	
رسالہ بواسیر	۴ر	سوزاک		بے جراح	۳ر
رسالہ عرق شربت	۴ر	مجربات مسیح	۸ر	جواہر ادویہ	۱۰ر
رسالہ صابون سازی	۱۲ر	مجربات دولت	۴ر	ملک علم	۱۲ر
رسالہ کمزوری	۶ر	ذخیرہ صنعت		تریاق اکبر	۴ر
علاج الاطفال	۴ر	و حرفت	۲ر	رسالہ کشتہ جات	۸ر

عہ ششماہی اور دیگر ہر قسم کی کتب ہمارے ہاں سے مل سکتی ہیں

مینجر دی کمرشل اینڈ میڈیکل بکس ایجنسی امرتسر

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپکر شیخ محمد یوسف نے قادیان سے شائع کیا

KHILAFAT LIBRARY

زنبیل

قلعہ بوکماش میں ایطالیوں کو اسقدر نقصانات برداشت کرنے پڑے کہ ان کا وہاں ٹھہرنا دشوار ہوگیا لہذا وہ اس قلعہ کو خالی کر کے دکھن کی طرف چلے گئے اور راستہ میں قافلوں کے راستہ پر قبضہ کر لیا عثمانی سپاہ کیطرف سے مقام سیدی سعید کا سپہ سالار فتحی بک ڈیڑھ ہزار سواروں اور ساڑھے تین ہزار پیادوں کیساتھ ایطالیوں کے تعاقب میں گیا اور یحییٰ بک افسر توپخانہ بھی معہ دو توپوں کے فتحی بک کے ساتھ ملگیا۔ عثمانی سپاہیوں نے ایطالیوں پر بہت زور کا حملہ کر کے انھیں پسپا کر دیا۔ اور ان کے تمام مورچے چھین لئے۔

مقام ابوکماش میں ایطالیوں اور ترکوں کے مابین ایک سخت جنگ ہوئی یہ لڑائی ۶ بجے صبح سے ایک بجے بعد از دوپہر تک جاری رہی۔ اور اگرچہ عثمانیوں کی فوج بمقابلہ ایطالی سپاہ کے بہت کم تھی۔ پھر بھی عثمانیوں نے ایطالیوں کو شکست دی۔ اور انھیں مارتے ہنکاتے سمندر کے کنارے تک ہٹا لیگئے

بنغازی میں ایک عثمانی ہراول دستہ نے جو شہر کے قریب کمینگاہ میں موجود تھا ایک ایطالی کمپنی پر گولیاں چلائیں اور اسکو سخت نقصان پہنچایا ایطالی بدحواس ہوکر اپنے قلعوں میں بھاگ گئے

اطالویوں نے حمس کی جانب مقام لبدہ کے کھنڈروں پر حملہ کیا۔ اور عثمانیوں نے اسپر شبخون مارا جو صبح تک جاری رہا۔ خوب زور کی جنگ ہوئی ایطالیوں کو سخت نقصانات پہنچے۔ عثمانیوں نے ان سے جنگی آلات اور گولی بارود غنیمت میں حاصل کی مخبر کے قریب ہماری سپاہ کے ایک دستہ نے جو کمینگاہ میں پوشیدہ تھا دشمن کے ایک کالم پر حملہ کر کے اسکو بڑا نقصان پہنچایا۔

ایک ایطالی فوجی کالم حمس کے شمال سے اس کے جنوب کیطرف بڑھا۔ اور دوسرا کالم مغرب کی طرف چلا۔ اسی اثناء میں تیسرا ایطالی فوجی کالم بھی نخلستان کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ان ہر سہ کالموں کے آگے آگے ایک پوری پلٹن بھی ہیں ہٹانے کے لئے آرہی تھی۔ مگر باوجود اس کے جن ٹیلوں پر ہمارے سپاہی قابض تھے دشمن ان پر قبضہ نہ کر سکا۔ بلکہ ایطالی پلٹن تھوڑے سے مقابلہ کے بعد ۱۵۔ مقتول جن میں سے دو افسر تھے میدان میں چھوڑ کر بھاگ نکلی۔ اور ۶ زخمی بھی چھوڑ گئی۔ مغرب کیطرف بڑھنے والا ایطالی کالم بھی ہماری طرف سے سخت مقابلہ ہوتے دیکھ کر شہر کو ہٹ گیا اور حمس کے مشرق کی طرف جو ایطالی کالم بڑھا تھا تاکہ نخلستان پر قبضہ کرے اسپر ہمارے سپاہیوں نے جو مقام زوری میں موجود تھے ایسا شیرانہ حملہ کیا کہ ایطالی ۶ مقتول میدان میں چھوڑ کر بے سروپا بھاگ نکلے اس تمام معرکہ میں کسی عثمانی کو ذرا بھی ضرر نہیں پہنچا۔

ایطالویوں کا ایک کالم چار میدانی توپوں اور دو مترالیوز توپوں کے ساتھ مقام فزدہ کے جنوب کیطرف بڑھا تھا مگر ہمارے ہراولی دستہ نے غنیم کی پیشقدمی روکدی اتنے ہی میں فزدہ اور راجیلات سے فدائیوں کے کمکی دستے ہراول کی مدد پر آگئے۔ جس سے ہماری سپاہ قوی دل ہوکر دشمن کے بائیں بازو پر حملہ آور ہوئی۔ اور غنیم مجبور ہوکر اپنے مورچوں کی طرف پسپا ہوگیا۔ دشمن کے نقصان کا اندازہ مقتولین کے خون کے نشانات سے بہت کیا جاتا ہے۔

روڈس کا یہ سرکاری پیام تار وصول ہوا ہے کہ ترکی سپاہ نے جو روڈس میں موجود ہے ایطالی حملہ آوروں پر نمایاں فتح حاصل کی اور ایک ہزار سے زائد ایطالی زندہ گرفتار کر لئے ہیں اور معتبر سرکاری خبروں سے واضح ہو رہا ہے کہ اس معرکہ میں مقتول اطالیوں کی تعداد ۱۷-۱۸ سو کے مابین ہے

کابل کی خبر ہے کہ جہانداد خاں غلزئی سوداگر کے بیٹے۔ جو عارضی طور پر خوست کے باغیوں کے ساتھ شامل ہوگیا تھا۔ گرفتار ہوگئے ہیں۔ وہ افغانستان میں نوکر تھے

سمالی لینڈ۔ ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار متعینہ عدن نے اطلاع دی کہ سمالی لینڈ کے مشہور ملا کے ہمراہیوں کے ایک دستہ نے مقام گاموں پر جو بربرہ سے دو دن کی مسافت ہے حملہ کر کے کئی سو اونٹ اور مویشی لوٹ لے گئے۔ ہندی سپاہ کا دو سو سپاہیوں کا دستہ سومالی ساحل کو بھیجا گیا ہے۔

سرحد بنوں پر محسود وزیری پھر شرارت پر آمادہ معلوم ہوتے ہیں ضروری احتیاطی کی گئیں۔

طرابلس کا ترکی سپہ سالار حال کے معرکہ کی بابت لکھتا ہے زنزور میں جو معرکہ حال میں ہوا وہ بہت سخت تھا جمعیت کثیر کے مقابل میں ترکی دستہ کو پسپا ہونا پڑا۔ اکیسو آدمی مارے گئے اور دو سو زخمی ہوئے۔ اور اطالوی لشکر کے اکیہزار جوان کھیت رہے۔

لاسہ میں لڑائی ہو رہی ہے۔ شہر کا چوتھا حصہ ابتک چینیوں کے قبضہ میں ہے۔ گو انھیں بہت نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ اور صلح کی درخواست کی ہے۔ مگر تبتیوں نے انکار کیا۔ وہ انھیں فاقہ سے بالکل زیر کرنا چاہتے ہیں۔ شاید دلائی لامہ تک معاملہ جائے۔

خوست میں امن ہے لڑائی بالفعل بند ہے افغان صوبیدار بالفعل واپس بلالیا گیا ہے۔

بنغاری ایک ایطالی سپاہ اپنے مورچوں کی حمایت کے زیر سایہ آگے بڑھنے کے لئے نکلی۔ ایک رسالہ سواروں کا دو پیدل پلٹنیں دو میدانی باتریاں اور ایک مترالیوز توپوں کی باتری اس فوج میں شامل تھی حملہ آور ایطالویوں کو راستہ میں ایک زبردست عثمانی سپاہیوں کی کمینگاہ سے مقابلہ پیش آیا اور عثمانی بہادروں نے غنیم پر سخت آتشباری کر کے اسے بہت نقصان

پہنچایا ایطالویوں کے ۲۰۰ مقتول ہوئے۔ اور بہت سا اسلحہ اور میدان جنگ وہ میدان میں چھوڑ بھاگے۔

پیارے نبیؐ کی پیاری نصیحتیں

KHILAFAT LIBRARY

دینی اخوت کے یہ حق ہیں۔

(۱) آدمی جو کچھ اپنے واسطے چاہے وہی دینی بھائی کے لئے جو اپنے واسطے ناپسند کرے وہی دینی بھائی کے لئے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا سب مومنوں کی مثال ایک آدمی کی سی ہے۔ کہ جب اس کا ایک عضو دکھتا ہے تو تمام اعضاء کو خبر ہوتی ہے اور سب درد ناک ہوتے ہیں۔

(۲) کوئی مسلمان اس کے ہاتھ اور زبان سے رنج نہ پائے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے لوگ سلامت رہیں۔

(۳) کسی مسلمان پر مال۔ عزت وغیرہ میں گھمنڈ نہ کرے سب مسلمانوں سے اپنے تئیں حقیر سمجھے اور ماسوا اپنے کسی کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا جو اللہ کے لئے تواضع کرتا ہے اللہ اسے بلند کرتا ہے۔

(۴) کسی مسلمان کے حق میں عیب یا چغلی کی بات نہ سنے۔ آنحضرت نے فرمایا چغلخور کبھی بہشت میں نہ جائینگے۔

(۵) کسی مسلمان سے کسی دنیاوی بات پر تین دن سے زیادہ خفا نہ رہے۔ نہ ترک سلام و کلام کرے تیسرے دن سلام کے لئے پہل کرے کہ اس کا اجر عظیم ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اگر تو اپنے مسلمان بھائی کی خطا معاف کریگا۔ خدا تیری عزت و بزرگی زیادہ کریگا۔ اور فرمایا کسی مسلمان کا کام نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے۔

(۶) جہانتک ہو سکے ہر ایک مسلمان کی خیر خواہی کرے۔ خواہ نیک ہو خواہ بد۔ اگر وہ بدسلوکی کرتا ہے تو بھی اس کے ساتھ خوش سلوکی کرے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا جس نے برائی کے بدلے نیکی کی اس نے بدلے ہی لیا۔ یعنی نیکی کر کے شرمندہ کر دیا۔ جو ایک قسم کا بدلہ لینا ہی ہے۔

(۷) بوڑھوں کی تعظیم کرے۔ بچوں پر رحم کرے بیواؤں کی دستگیری کرے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا جس نے بوڑھوں کی عزت نہ کی چھوٹوں پر شفقت نہ کی وہ ہم میں سے نہیں۔

(۸) سب مسلمانوں کے ساتھ ملنسار اور کشادہ پیشانی خنداں اور سہل گیر رہے جب کسی مسلمان کو اس کی ضرورت پڑے اپنے کام کا حرج کر کے بھی اس کام میں مصروف ہو۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک عرب عورت آنحضرتؐ کے سامنے راہ روک کر کھڑی ہو گئی اور عرض کرنے لگی کہ مجھے آپ سے کچھ کام ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس گلی میں جہاں تیرا جی چاہے بیٹھ جا۔ میں بھی ساتھ بیٹھونگا۔ وہ بیٹھ گئی آپ بھی بیٹھ گئے۔ جب تک اس نے اپنا تمام حال عرض نہ کیا آپ بیٹھے رہے۔

(۹) کسی مسلمان سے وعدہ خلافی نہ کرے۔ عہد کا ایسا پاس کرے کہ جان جائے مگر بات نہ جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کے تین نشان ہیں۔ جب بات کرے جھوٹ بولے جب وعدہ کرے۔ خلاف کرے۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے خیانت کرے۔

(۱۰) ہر ایک کی تعظیم اس کے مرتبہ کے موافق کرے آنحضرتؐ نے فرمایا جب کسی قوم کا معزز آدمی تمہارے پاس آئے تو اس کی تعظیم کرو۔ بسا اوقات آپؐ اپنی چادر بچھا دیا کرتے تھے ایک بڑھیا جس نے آپؐ کو دودھ پلایا تھا آپؐ کے پاس آئی۔ آپؐ نے اپنی چادر پر بٹھایا۔ اور فرمایا اے مادر مرحبا جو تیرا جی چاہے مانگ پھر بہت سا زر و مال آپؐ نے عطا فرمایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ ایک سفر میں تھیں۔ جب دسترخوان بچھا۔ ایک فقیر آیا۔ آپؓ نے فرمایا اسے ایک روٹی دیدو۔ ایک سوار آ پہنچا۔ آپ نے اس کا اعزاز اس کے حسب حال کیا۔

(۱۱) جب دو مسلمان آپس میں خفا ہوں کوشش کر کے ان میں صلح کرا دے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ دو مسلمانوں میں صلح کرانا نماز روزہ اور صدقہ سے بھی افضل ہے۔

(۱۲) مسلمانوں کے تمام عیوب اور پوشیدہ برائیوں کو چھپائے اور پردہ میں رکھے آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ستار ہے جو شخص اس جہان میں مسلمانوں کی پردہ پوشی کریگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہوں کو فاش نہ کریگا۔

(۱۳) مسلمانوں کے حق میں بدگمانی نہ کرے انکو ناحق کسی قسم کی تہمت نہ لگائے۔

(۱۴) اگر مسلمان صاحب جاہ و منصب والا اور صاحب حکومت ہو تو دوسرے مسلمانوں کی بہبودی میں دریغ نہ کرے۔ صاحب رسوخ مسلمان کو ضرور باقی مسلمانوں کی حمایت و رعایت کرنی چاہیئے۔ ان کے روزگار کرانے میں سعی کرنی چاہیئے۔

(۱۵) اگر کوئی شخص کسی مسلمان کے حق میں زبان درازی کرتا ہو یا اس کی آبرو یا جان و مال کی نسبت برا خیال رکھتا ہو اور وہ مسلمان غائب ہو تو اس کی طرف سے خود نائب بن جائے اور اسے ظلم سے بچائے۔

(۱۶) بروں کے ساتھ بھی خوش سلوکی کرے اگر کسی مسلمان کی طرف سے تکلیف پہنچے تو اسے معاف کرے۔ اور اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑ دے۔

(۱۷) فقرا مسلمانوں کے ساتھ بہت صحبت رکھے امیروں کی صحبت سے حتی الامکان اجتناب اختیار کرے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مردوں کے پاس نہ بیٹھو صحابہ رضؓ نے عرض کی یا رسول اللہؐ وہ کون لوگ ہیں آپؐ نے فرمایا امیر لوگ۔ حضرت سلیمان علیہم السلام اپنی سلطنت میں جہاں کوئی مسکین دیکھتے اس کے پاس بیٹھ جاتے اور فرماتے مسکین مسکین کے پاس بیٹھتا ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مسکین کے لقب سے کوئی نام زیادہ پسند نہ تھا۔ حضرت رسول خدا نے دعا کی کہ اے خدا مجھے جب تک زندہ رکھیو مسکین ہی رکھیو۔ درجب مارا چاہے مسکین ہی ماریو اور جب حشر کرے تو مسکینوں کے ساتھ حشر کیجیو۔ حضرت موسیٰ نے عرض کی خدایا میں تجھے کہاں ڈھونڈوں۔ فرمایا شکستہ دلوں کے پاس۔

(۱۸) مسلمانوں کا دل خوش کرنے اور اُن کی حاجت روائی کے لئے سعی کرے۔ آنحضرت ؐ نے فرمایا جو اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پورا کرنے کے درپے ہوتا ہے اللہ اُس کی حاجت کو پورا کرنے کے درپے ہوتا ہے۔ اور فرمایا جو کسی غمگین کو راحت پہنچائے یا کسی مظلوم کو ظلم سے چھوڑائے اللہ تعالیٰ اُسے بہتر مغفرتیں عطا فرماتا ہے۔

اور فرمایا کہ تو اپنے بھائی کی مدد کر خواہ ظالم ہو یا مظلوم صحابہ نے عرض کی یا حضرت مظلوم کی مدد تو کی جاتی ہے پر ظالم کی کس طرح مدد کریں۔ آپ نے فرمایا اُسے ظلم سے باز رکھنا ہی اُس کی مدد ہے۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں کہ تو مسلمان بھائی کا دل خوش کرے۔

(۱۹) جو مسلمان نظر آئے سلام اور مصافحہ کے لئے ابتدا کرے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب سے اچھا وہ ہے جو ملنے کے وقت پہلے سلام کرے۔ اور فرمایا کہ پہلے سلام کرنیوالا تکبر سے پاک ہوتا ہے۔ اور فرمایا کہ سوار چلنے والے کو اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔ اور فرمایا باہم مصافحہ کرو اس سے تکبر جاتا رہیگا۔ آپس میں تحفے تحائف بھیجو اس سے محبت زیادہ ہوگی اور دل کی کدورت دور ہو جاویگی

(۲۰) جب کوئی مسلمان بیمار ہو اُس کی عیادت کرے اُس کو تسلی دے۔ ممکن ہو تو لائق طبیب حاضر کرے دوائی وغیرہ لاوے اور جو خدمت ممکن ہو کرے۔ آنحضرت نے فرمایا جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے وہ بہشت میں جاتا ہے۔ اور فرمایا کہ جب کوئی شخص بیمار کے پاس جاتا ہے تو آسمان میں ایک پکارنیوالا پکارتا ہے۔ تیرا آنا مبارک ہو۔ تیرا چلنا مبارک ہو اور تو بہشت میں جائے۔ اور فرمایا کہ بیمار کے پاس بہت دیر تک مت ٹھہرو جس سے وہ اُکتا جائے

(۲۱) جب کوئی مسلمان چھینک مارے اور الحمد للہ کہے تو یہ یرحمک اللہ کہے۔ آنحضرت نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اُس کو کہنا چاہیئے کہ خدا تم پر رحم کرے۔ پھر اس سے پہلے شخص کو کہنا چاہیئے کہ خدا تم کو ہدایت کرے اور تمہارا حال درست کرے۔

(۲۲) اگر کوئی مسلمان مرجائے تو جنازہ کے ساتھ جائے۔ اگر میت غریب ہو تو کفن دفن کا خرچ بھی بہم پہنچائے۔ اور میت کے وارثوں کو کھانا دینا اور اُن کی ہر طرح سے تسلی کرنا بھی سنت ہے۔

(۲۳) مرنے کے بعد اپنے بھائی مسلمانوں کے لئے دعائے مغفرت کرے۔ اور اُس کی موت سے عبرت پکڑے۔

آنحضرت نے فرمایا مردے کے پیچھے تین چیزیں رہجاتی ہیں۔ عیال۔ مال۔ اور عمل۔ عیال مال تو لوٹ آتے ہیں مگر عمل ساتھ جاتے ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا جو قبر کو بہت یاد کرے اُس کی قبر جنت کے گلزاروں میں سے ایک گلزار ہوگی۔ اور جو بھول جائیگا اُس کی قبر دوزخ کی غاروں میں سے ایک غار ہوگی۔

مسلمان بھائیو اب آپ اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھو کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات کی کہانتک پیروی کرتے ہو۔ اگر آپ اپنے گھر کو گلزار اور بہشت بریں کا نمونہ بنانا چاہتے ہو تو آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پند و نصائح کو اپنا نصب العین بناؤ۔ مبارک ہے وہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے صراط مستقیم پر قدم رکھے اور پھر ڈبل مبارک ہے وہ جو اوروں کو بھی اسطرف لائے۔

نوٹ بکا تریں

آٹھ سو مسلمان ہندو کر لئے گئے

KHILAFAT LIBRARY

ہمعصر نوجوان لکھتا ہے کہ "بہار کے ایک ضلع میں بہت دنوں سے آٹھ سو مسلمان ایسے رہتے تھے جو کسی وقت میں ہندو کہلاتے تھے۔ مگر کئی وجوہ سے مسلمان ہو گئے تھے اب یہ سب لوگ "بھارت شدھی سبھا" کے اثر سے ہندو بنالئے گئے ہیں" اس خبر کو تمام مسلمان یقیناً رنج و قلق سے پڑھینگے۔ نہ وہ کس غفلت میں ہے۔ اشاعت اسلام اور حمایت اسلام کا نام لیکر لوگوں کی پاکٹوں کو خالی کرنے والی انجمنیں کس خواب غفلت میں خراٹے بھر رہی ہیں۔ اور کیوں ان حالات سے بے پرواہ ہیں؟ محافظت اسلام کی صدا ایک مدت سے اخباروں میں بلند کیجارہی ہے۔ مگر افسوس ہے اسپر کان رکھنے والے مسلمان گہری نیند میں ہیں۔ ۸۰۰ مسلمانوں کا یکدم ہماری قوم میں سے جدا ہونا ایک ایسا خطرہ ہے کہ جسکا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ مسلمان قوم کے جاہل افراد کو جذب کرنے کے لئے ہندو اور عیسائی مشنری نہایت سرگرمی سے کوشش کر رہے ہیں اگر یہ افراد مذہب سے آگاہ کر دئے جائیں تو غیر قوموں میں جذب ہونے سے بچ سکتے ہیں۔ اے علماء اسلام اپنے منصب پر غور کرو۔ تم اپنے تئیں جانشین پیغمبر کہتے ہو کیا تمہاری گروہ میں چند افراد بھی ایسے نہیں ہیں جو ذاتی اغراض سے جدا ہو کر اپنی زندگی حفاظت اسلام پر قربان کر سکیں؟ اگر نہیں ہیں تو اسلام پر فاتحہ پڑھنا چاہیئے

قرآن مجید میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کیا اب مسلمان چاہتے ہیں کہ یہ آیت ان لفظوں میں نظر آئے؟ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَخْرُجُوْنَ مِنْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا پیشوایان قوم کو اس قیامت خیز واقعہ سے عبرت پکڑنی چاہیئے اور اُس فرض کو ادا کرنے پر

کر سستہ ہونا چاہیے۔ جو مذہب اسلام کی طرف سے اُن کی گردنوں پر ہے۔

بعض لوگ جواب دیتے ہیں کہ کیا ہوا اگر ۸۰۰ مسلمان ہندو بن گئے۔ کئی اسلام میں آتے اور کئی چلے جاتے ہیں۔ مگر میں ان بزرگان ملت کی خدمت میں باادب عرض کرونگا کہ کیا وہ ازراہ کرم اتنا بتلا سکینگے کہ ۸۰۰ کے مقابلہ میں ہم نے بھی ۸۰۰ یا پانسو ہی ہندوؤں کو مشرف باسلام کر لیا۔ حاشا وکلا ہاں اگر اُس کے لئے یہ جواب دیا جاوے کہ اسوقت جو، کروڑ مسلم افراد کی آبادی ہندوستان میں ہے یہ بھی تو ہندوؤں ہی سے مسلمان ہوئے ہوئے ہیں۔ ہاں یہ سچ ہے مگر ہمارے اُن بزرگان ملت کی قدسی اور مزکی نفوس کا نتیجہ ہے جنہیں ایک مسلم کے مرتد ہو جانے پر بھی کسی پہلو چین نہ آتا تھا اور جب تک وہ ایک کی بجائے چار غیر مسلموں کو کلمۂ توحید نہ پڑھا لیتے آرام کی نیند نا سوتے۔ آہ خود کچھ بھی نا کرتے ہوئے بزرگان ملت کے کارناموں پر اکڑنا "پدرم سلطان بود" سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ آہ افسوس ؎

ایک وہ ہیں جنھیں تصویر بنا آتی تھی
ایک ہم ہیں کہ لیا اپنی بھی صورت کو بگاڑ

افریقہ میں اسلام اور عیسائیت کی کشمکش

یہ ایک مسلمہ امر ہے جس کی بابت کہ افریقہ میں کام کرنے والے عیسائی مشنری بھی بیوں بار تصدیق کر چکے ہیں کہ مسیح مذہب افریقہ میں کامیاب نہیں ہوا۔ اور افریقہ میں جو اسوقت عیسائی آبادی ہے ان میں کثیر التعداد وہ لوگ ہیں جو کہ یورپ اور امریکہ سے وہاں آباد ہوئے ہیں۔ افریقہ کے اصلی باشندوں میں مسیحی مذہب کامیاب نہیں ہوا۔ مسیحیت اس خطرہ کو عرصہ سے محسوس کر رہا ہے۔ کہ اسلام افریقہ کے لوگوں کا آئندہ مذہب ہوگا۔ چنانچہ گذشتہ ماہ کے پایونیر میں ایک تار شائع ہوا ہے جسمیں لنڈن گیمبیا مشن کے پادری نے پوپ آف روم اور دیگر عیسائی دنیا سے اپیل کی ہے۔ وہ اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں:۔

KHILAFAT LIBRARY

"اسلام یہاں برابر ترقی کر رہا ہے۔ کل حلقہ جو میرے ماتحت ہے وہ بیس سال کے اندر اندر اسلام کے پنجے میں آجائیگا۔ اس سرزمین کو اسلام کے خطرے سے بچانے کے لئے روپیہ اور آدمیوں کی سخت ضرورت ہے۔"

یہ بات قابل ذکر ہے کہ افریقہ میں اسلام کی اشاعت میں جو کچھ بھی کام ہوا ہے وہ محض مسلمان تاجروں کے ذریعہ ہوا ہے۔ جن میں مساوات کی بڑی اٹل اور امٹ سپرٹ پھونکی ہوئی ہے جو اسلام کا "ٹانک" اور ہر ایک مسلم کا نصب العین ہے۔ مگر ہندوستان کے مسلم مشنریوں میں یہ بات نہیں پائی جاتی۔ وہ کسی غیر مسلم کو نو مسلم بنا کر اُسے حقیقی معنوں میں اپنی برابر یا اپنے گوشت کا پوست سمجھنے کے لئے طیار نہیں ہیں۔ گو اس وقت یہ امر محسوس نہ ہو مگر وقت آنے والا ہے جبکہ اس سوال کے اس قابل غور پہلو کو نہایت سختی سے محسوس کیا جائیگا۔ بہتر ہو کہ خیر خواہان ملت ابھی سے مسلم باڈی سے یہ زنگ اُتارنے کی کوشش کریں جو اُنھیں ہندوؤں کی صحبت سے لگ چکا ہے اور جو چھوت چھات کے دلدادہ اور ذات پات میں کسی اور کو اپنی برابر خیال نہیں کرتے۔ اور یہی ایک فرضی "شرافت" کی آہنی دیوار اسلام کی ترقی میں سد سکندری بن گئی۔ یا بن رہی ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ اس سد سکندری کے طلسم کو توڑا جائے ورنہ کچھ مدت کے بعد اس کا دور کرنا مشکل ہو جائیگا

ہندو مسلمانوں کی نسبت کیا خیال رکھتے ہیں۔

ہمعصر ہندوستان لکھتا ہے:

"ہم رین کی مجموعی رپورٹ پر اگر نظر ڈالی جائے تو ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ باوجود بہت سی کمیوں اور رخنوں کے مسلمان اُن ہندوؤں سے بہتر ہیں جو پرماتما کے جسم میں آنا مان رہے ہیں اور ہزارہا بدعملیوں کے مرتکب گنگا جمنا میں نہانے سے مکتی جان رہے ہیں بہت سے ہندو علم الٰہی سے یہاں تک گرے ہوئے ہیں کہ حیدر شیخ وغیرہ مقامات اُن کے تیرتھ اور مسلمان شہیدوں کی قبریں اُن کے معبد ہیں۔ مسلمانوں میں مرد عورتیں سب کے سب نماز پڑھتے اور درود کرتے ہیں۔ لیکن ہندوؤں میں سندھیا کرنے والے بہ نسبت مسلمانوں کے کم ہیں۔ غرضیکہ اگر ایک ثانثانہ نظر ان ہر دو کے عقائد اور اعمال پر ڈالی جائے تو ویدک احکامات کے جاننے اور ماننے والے مسلمانوں میں بہ نسبت ہندوؤں کے زیادہ ملینگے۔"

مسلمان بھائیو اب اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھو کیا آپ واقعی ایسے ہو جیساکہ وطنی بھائی آپ کی نسبت گمان کرتے ہیں۔

ہندو قوم توحید اور مساوات سے خالی ہے

ہمعصر لائل گزٹ لکھتا ہے کہ ہندوؤں میں توحید اور مساوات نام کو بھی نہیں پائی جاتی۔ اور کسی زمانہ میں بھی نہیں پائی جاتی تھی۔ یہ دو اصول ہی ترقی کی شاہراہ ہیں اور ان دونوں اصولوں کا ہندو ازم مخالف ہے۔ مادہ پرستوں کے خیال کے مطابق اگر روحانیت کے حصول کی کوئی ضرورت نہیں تو دنیاوی ترقی کے لئے بھی مساوات کا روا رکھنا ہر ایک قوم کے لئے لازمی ہے۔ کسی غیر ہندو شخص کو اپنی قومیت کے دائرہ میں نہ لا سکنا۔ ایک ہندو کو جو غلطی سے یا جان بوجھ کر ایکدفعہ بھی ہندو قومیت کے دائرہ سے ایک قدم بھی باہر رکھ چکا ہے واپس نہ آنے دینا ہندو قومیت کے احاطہ کو اٹک اور سمندر تک محدود رکھنا اچھوت جاتیوں کو ابد تک اچھوت ہی رکھنے کا خیال اور دیگر کئی ایسی رکاوٹیں ہیں جو ہندو قوم کی وسعت کو روکتی ہیں اور جن کی موجودگی میں یہ خیال کرنا بھی فضول ہے کہ ہندو قوم ترقی کر جائیگی۔"

دراصل بھارت ورش کی خوش قسمتی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اہل ہند کی نجات کے لئے بھیجدیا

KHILAFAT LIBRARY

جنہوں نے توحید اور اخوت جیسی نعمت عظمیٰ کی بشارت اہل ہند کو دی۔ اب جو بعض ہندو فرقوں میں کبھی کبھی اخوت یا توحید کی بھینی بھینی اور میٹھی آواز کانوں تک پہنچ جاتی ہے تو یہ صرف مسلمانوں کے طفیل۔ ورنہ مسلمانوں کے آنے سے پہلے توحید اور اخوت کے لحاظ سے ہندوستان کا مطلع گھنگھور گھٹاسے تیرہ وتار تھا۔

آب ندیدم موزہ کشیدم

ہمعرلائل گزٹ لکھتا ہے کہ ہمارے ہندو بھائیوں کے دلوں میں رہ رہ کر سنسکرت سی مردہ زبان کے گلے چمٹنے کا خیال موجزن ہوتا ہے۔ اس کے بیجان ہونیکا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ خود تو سنسکرت سے نوسو ننانوے فی ہزار مطلقاً واقف ہی نہیں لیکن اس کے پرچار کے لئے دوسری مروجہ زبانوں کو خواہ مخواہ نقصان پہنچانا ہی اپنا فرض سمجھتے ہیں" ایڈیٹر لائل گزٹ کی رائے معقول ہے۔ وہ لوگ جو پلیٹ فارموں اور اخبارات کے کالموں میں یہ شور مچائے جا رہے ہیں کہ اردو یا کسی اور مروجہ زبان کی بجائے سنسکرت یا ہندی کو جگہ دیجائے پہلے ان مہربانوں کو اپنے اخبارات اردو سے فوراً ہندی یا سنسکرت میں کر دینے چاہئیں اور اس کے بعد اپنے دعوے کے مطالبہ کے لئے ہاتھ پھیلانے چاہئیں

کیا سکھ ہندو ہیں؟

آجکل وطنی بھائیوں کو آدھ سے لگ رہی ہے کہ ہم کسی نہ کسی طرح سے سکھوں کو ہندو ظاہر کریں اس کے لئے انھوں نے کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا۔ بڑی بڑی ضخیم کتابیں ٹریکٹ اور ہینڈ بل اردو اور گورمکھی میں لکھ کر اندھا دھند سکھوں میں تقسیم کئے جا رہے ہیں اور اس کے علاوہ آئے دن جو وطنی بھائیوں کے اخبارات میں کثرت سے اس کے متعلق مضامین نکلتے رہتے ہیں ان کا کوئی حساب ہی نہیں۔ اس معاملہ میں آریوں اور سناتنیوں کی متفقہ کوشش ہے اصولی طور پر خواہ آریوں اور سناتنیوں کے عقائد میں زمین آسمان کا فرق ہو مگر جب آپ سکھوں کے مقابلہ میں آتے ہیں تو ان کی کوشش متفقہ اور اجتماعی ہوتی ہے۔ سناتن دھرم پرچارک کا تو کوئی پرچہ خالی نہیں ہوتا جس میں سکھوں کو ہندو ظاہر کرنے کے متعلق طول طویل مضامین موجود نا ہوتے ہوں اپنے پرچہ کے نمبر ۲۱ میں ایڈیٹر صاحب سناتن دھرم پرچارک تحریر فرماتے ہیں کہ "گورو صاحبان ویدوں کے پیرو تھے اور سچے ہندو تھے گورو صاحبان ویدشاستروں کی عظمت بتلانے کے لئے جنیو اور چوٹی کی رکھشا کے لئے دنیا میں آئے تھے" اب گورو صاحبان کو ویدوں کا رکھشک بتلانا گویا شری گرو گرنتھ صاحب کو منوسمرتی اور وید ظاہر کرنا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ شری گرو گرنتھ صاحب میں ویدوں کی رو میں متعدد شلوک پائے جاتے ہیں۔ اور پھر یہ کس سے پوشیدہ ہے کہ جنیو اور چوٹی وغیرہ ہندوؤں کی وہمی رسومات کا گرنتھ میں دھڑلے سے کھنڈن کیا گیا ہے مگر ہندو صاحبان ہیں کہ مدعی سست اور گواہ چست کے مصداق بنکر خواہ مخواہ گرنتھ جیسی توحید سے لبریز کتاب میں ہندوؤں کی وہمی رسومات کے فتاوے ڈھونڈ رہے ہیں۔

کیا آریہ اور سناتنی ایک ہیں

اس میں کوئی کلام نہیں کہ جب تک ستیارتھ پرکاش وغیرہ آریہ سماج کے مستند گرنتھ موجود ہیں اور ان میں سناتن دھرمیوں کے پوجنیہ اور واجب الاحترام بزرگوں کی شان میں کڑوے کسیلے الفاظ پائے جاتے ہیں تب تک آریہ سماج اور سناتنیوں کا ایک ہونا اتنا ہی مشکل ہے جتنا کہ زمین پر رہنے والوں کا گنبد نیلگوں کے تاروں کو چھونا یا بریخ میں رہنے والوں سے بات چیت کرنا۔ ہم اپنے اس دعوے کے ثبوت کے لئے سناتن دھرم پرچارک سے ایک نوٹ درج کرتے ہیں۔ جو ایک آریوں کے واقفکار کی تصدیق سے شائع ہوا ہے۔ اور جس کی سرخی "ہندو سبھا اور آریہ سماج میں کیا فرق ہے"۔ آریوں کے واقفکار صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"آریہ سماجیوں نے جب تجربہ کر لیا کہ سناتن دھرمی ہمارے جلسوں میں شامل نہیں ہوتے اور دیگر مذاہب کے لوگ بھی ہمیں اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتے تب انھوں نے "ہندو سبھا" بنائی۔ لیکن اندرونی طور سے مقصد آریہ سماج کا پرچار ہے۔ سناتن دھرمیوں کو چاہئے کہ ہندو سبھا میں شامل ہوتے وقت آریہ سماجی چالوں کا خیال رکھیں۔"

آریہ سماج کے نزدیک مرزائی کون ہے اور احمدی کون ہے

جہاں تک اصول کا سوال ہے ہم اس بات سے اغماض نہیں کر سکتے کہ مہاشہ دھرمپال نے اصلاح کی طرف قدم اٹھایا ہے اس نے اپنی کل کھنڈن منڈن کی کتابوں کو اگنی کی نذر کر دیا۔ اور جب اسے آریہ سماج کی غلط پالیسی کا پتہ چلا تو اس نے انشراح صدر کے ساتھ بیزاری کا اعلان کر دیا۔ یہ درحقیقت اخلاقی جرأت کا ہی کام ہے ورنہ اگر وہ چاہتا تو بغیر کھنڈن منڈن کے کام کے بھی اپنی زندگی آرام سے آریہ سماج میں گذار سکتا تھا ایسی حالت میں وہ ایک معقول آمدنی رکھتا ہوا لیڈنگ ممبر کی حیثیت سے خوشی و خرمی کے ساتھ اپنی زندگی کے دن پورے کر سکتا تھا۔ مگر اس نے اس منافقانہ زندگی کو پسند نہ کیا اور کھلے بندوں بیزاری کا اعلان کر دیا۔ جس پر اس کے آریہ بھائی سختی کے ساتھ اس سے کشیدہ خاطر ہو گئے جہاں ایسی حالت میں مہاشہ دھرمپال کی اخلاقی جرأت کی داد دینے کے بجائے برھمو۔ مسلم۔ دیو سماجی۔ مسیحی اخبارات نے مہاشہ

دھرمپال سے ہمدردی کا اظہار کیا وہاں معزز ہمعصر الحق نے بھی اظہار ہمدردی کے لئے اپنی قلم کو ذرا سرکا دیا۔ پھر کیا تھا مہاشہ پرکاش کی نظر میں الحق کوتاہ اندیش۔ کوتاہ بین اور مرزائی اخبار بن گیا۔

مگر مسٹر اکمل نے ایک نوٹ دھرمپال کے برخلاف لکھ کر پرکاش میں چھپوایا جس میں مسلمانوں کو دھرمپال سے بیزاری اور دوری اختیار کرنے کی ہدایت کیگئی تھی اسپر مہاشہ پرکاش لکھتا ہے کہ یہ ایک احمدی کی رائے ہے۔ گویا جو آریہ دوستوں کی ہاں میں ہاں ملائے وہ تو احمدی بن جاوے اور جو مخالفت کردے وہ کوتاہ اندیش مرزائی ہوجاوے واہ سبحان اللہ

باقی رہا مسٹر اکمل کا مسلمانوں کو مہاشہ دھرمپال سے "بیزاری" ظاہر کرنے کے لئے پرکاش میں مضمون درج کرانا ہیں اس میں کلام نہیں کہ مسٹر اکمل نے جو کچھ مہاشہ دھرمپال کی نسبت لکھا ہے وہ اپنے نزدیک بہت اچھا لکھا ہے۔ مگر پرکاش میں چھپوانے سے مسلمانوں کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ پرکاش جیسے کٹر آریہ اخبار کو جسے اسلام اور بانئ اسلام سے خدا واسطے کی دشمنی ہو کوئی بھی باعزت مسلمان اسے پڑھنا پسند کرتا ہو۔ اب حیرانی کی بات یہ ہے کہ جس اخبار کو کوئی مسلمان پڑھتا ہی نہ اس میں مسلمانوں کو سمجھانیکے لئے مراسلہ شائع کرانا کیا فائدہ رکھتا ہے۔ کیا ایسے مراسلات شائع کرنے کے لئے کوئی مسلمان اخبار نہ تھا۔

جن اخبارات میں مسٹر اکمل کی "زہر سے دو دو باتیں" والی عارضی احساس کو محظوظ کرنیکے لئے غزلیں شائع ہوسکیں تو کیا اس میں مسٹر اکمل کی مسلمانوں کے لئے مفید نصیحت جگہ حاصل نہیں کرسکتی تھی اب اس کے لئے سوائے اس کے ہم اور کیا کہیں کہ مسٹر اکمل نے محض آپریہ صاحبان کو خوش کرنے کے لئے اس نئے کو بجایا ہے۔

عسل مصفی از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا ریویو

بعض کام ایسے ہوتے ہیں اور ایسے وقتیں شروع کئے جاتے ہیں کہ اُن سے انسان بہت سی برکتیں حاصل کرتے ہیں کتاب عسل مصفی بھی میں سمجھتا ہوں کہ اسی نیک ارادہ سے اور مبارک وقت میں لکھی گئی ہے کہ سینکڑوں ہزاروں لوگوں نے اس سے فائدہ اُٹھایا ہے۔ مرزا خدا بخش صاحب نے ایسی محنت اور کوشش سے اس کتاب میں سلسلہ احمدیہ کے ضروری مباحث کو خود اُن کتابوں سے درج کیا ہے کہ جن کے ماننے سے خود غیر احمدیوں کو انکار نہیں ہوسکتا۔ اس لئے اس کو دیکھ کر اُن سے کچھ جواب نہیں بن پڑتا۔ میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا ہے جو اس کتاب کو دیکھ کر اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں اور نتیجہ سے ہی ایک کام کا حسن و قبح معلوم ہوتا ہے۔ حضرت مسیح نے فرمایا ہے کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے اور یہ کتاب اپنے پھلوں کے لحاظ سے بہت شیریں اور مفید ثابت ہوئی ہے میرے خیال میں ہر ایک احمدی کو اسے پاس رکھنا چاہئے کیونکہ مخالفین کے اعتراضات کے وقت ایک بینظیر یار و مددگار ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ واللہ اعلم بالصواب

(مرزا محمود احمد)

KHILAFAT LIBRARY

جاپان میں اشاعت اسلام کی تحریک

(نوشتہ ایڈیٹر صاحب افغان)

زندگی درحقیقت کشمکش اور جدوجہد کا نام ہے درحقیقت وہی قوم زندہ ہے جس میں کشمکش اور جدوجہد پائی جاتی ہے۔ اہل جاپان جو اس وقت کسی افضل ترین مذہب کے خواہاں اور جویاں ہیں۔ مگر آجتک ہم میں سے بہت ہی کم لوگ ہونگے جن کے دل میں اسلام کی بے لاگ اور اظہر توحید کی بشارت اہل جاپان تک پہنچانے کا خیال پیدا ہوا ہو ایک طرف تو ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ہم روئے زمین کے رہنے والوں کو اسلام کے آبحیات سے شیریں کام کریں گے مگر دوسری طرف ہماری سہل انگاری کا یہ عالم ہے کہ وہ لوگ جو توحید کی بشارت کے لئے بلبلا رہے ہیں مگر ہم میں اتنی ہمت نہیں کہ اس چشمہ معرفت کے آبحیات کے چند گھونٹ انکو بھی دیں جنکی خواہش اور بلبلاہٹ سے ان کے حلق خشک ہو رہے ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ اہل جاپان اپنے لئے کسی جدید اور افضل ترین مذہب کی تلاش میں ہیں۔ وقت ہے کہ ہمارے ذمہ دار لوگ ہمت کے پاؤں پر کھڑے ہوں اور اُن لوگوں کو اسلام کے آبحیات سے شیریں کام کریں جس کے لئے انہیں شدید پیاس ہے۔ عزیز ہمعصر افغان نے دردمندی کے ساتھ اس کے متعلق ایک آرٹیکل شائع کیا ہے جسے ہم بڑی خوشی کے ساتھ نور کے کالموں میں درج کرتے ہیں اور اسلام کے لئے اپنے دل میں درد رکھنے والوں کی توجہ کو اسطرف کھینچتے ہیں کہ اسے نظر تعمق سے پڑھیں اور اسکو عملی جامہ پہنانے کے لئے تن و من سے کوشش کریں (نور)

"تین چار سال کا عرصہ ہوا کہ اخبارات میں یہ خبر زور شور سے گشت کر رہی تھی کہ جاپان کسی مذہب حق کی تلاش میں ہے۔ اور اکثر جاپانیوں کا میلان اسلام کی طرف ہے۔ ان دنوں ایک صاحب قاضی سرفراز حسین نام جاپان تشریف لے گئے چند ماہ وہاں ٹھہرے رہے۔ اس چند ماہ کے قیام کے بعد وہ ہندوستان تشریف لائے اور انھوں نے بعض مجالس میں بعض انجمنوں کے جلسوں میں بذریعہ تقریر اور اخبارات میں بذریعہ تحریر یہ اعلان کیا کہ نہ تو جاپان کا کوئی مذہب ہے اور نہ اسے کسی دین حق کی تلاش ہے۔ اگر جاپان کا کوئی مذہب ہے تو بدھ مت ہے پس موجودہ حالت میں جاپان میں اشاعت اسلام کی کامیابی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی اسپر لوگوں کو ایک گونہ مایوسی ہوگئی اور لوگ خاموش ہو بیٹھے۔

یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ ایک واحد شخص کی ذاتی رائے تھی اور نیز اس رائے کے خلاف واقعات ہونے کی بڑی دلیل یہ تھی کہ چند ماہ میں ایک فرد واحد اتنے بڑے ملک کے جزوی و کلی حالات اور کل باشندگان جاپان کے مذہبی خیالات سے کس طرح پوری پوری واقفیت حاصل کر سکتا تھا۔ البتہ چند ایک سے ملاقاتیوں کے یا اس انگیز باتیں سنکر قاضی صاحب نے ایسی رائے قائم کر لی ہوگی۔ قاضی صاحب کی رائے کو تھوڑے ہی عرصہ میں واقعات نے بھی غلط ثابت کر دیا۔ کیونکہ مولوی محمد برکت اللہ صاحب جن کی مخلصانہ کوششیں اسلام کے متعلق بار آور ثابت ہوئیں۔ اور ایک معزز بیرن معہ اپنے داماد اور بیٹی کے اُن کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے جس کی تصدیق ایک ہندو سیاح جاپان نے بھی کی ہے۔

اس کے بعد لاہور میں بعض نوجوانوں میں جاپان میں اسلام پھیلانے کے متعلق جوش و خروش پیدا ہوا گو ان کا جوش صرف زبانی ہی زبانی تھا اس نے کوئی عملی صورت اختیار نہ کی۔ اب معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جاپانی گورنمنٹ جو اب تک مذہب کی طرف سے لاپرواہ تھی پوری مستعدی کے ساتھ تلاش حق میں مصروف ہو گئی ہے۔ کیونکہ اسے یقین ہو گیا ہے کہ کسی قوم کی قوت۔ طاقت۔ شوکت اور دنیوی تمول و سطوت اس وقت تک پائدار نہیں رہ سکتی جب تک کہ اس کا کوئی خاص مذہب نہ ہو چنانچہ اس دعوے کو تسلیم کر کے جاپانی گورنمنٹ نے ایک خاص کمیٹی مقرر کی ہے جسے مذاہب کی تحقیق اور تدقیق کا کام سپرد کیا گیا ہے اور کمیٹی کی رپورٹ پر گورنمنٹ جاپان جس مذہب کو فطرت انسانی کے مطابق اور اپنے کے حق میں زیادہ موزوں اور مصلح اخلاق ذمیمہ تصور کریگی اسے منظور کر لے گی یہ ظاہر ہے کہ گورنمنٹ کے تبدیل مذہب پر جاپانی قوم کو بھی تبدیل مذہب میں ذرا تامل نہیں ہوگا۔ پس یہ موقع ہے کہ ہندوستان بھر کی ساری اسلامی انجمنیں اس سے کچھ فائدہ اُٹھائیں۔ اور ساری اسلامی انجمنیں باہم مل کر ایک باقاعدہ وفد جاپان بھیجکر اسلام کی یہ بھاری خدمت انجام دینے کے لئے فوراً مستعد ہو جائیں کیونکہ یقیناً اس سے بڑھ کر اس وقت ہندوستان کی اسلامی انجمنوں کے سامنے اور کوئی زیادہ معاملہ درپیش نہیں ہے۔ اس وقت نیچریت۔ احمدیت وہابیت۔ رافضیت کی تمیز بالکل اُٹھ جانی چاہیئے اور اہل سنت والجماعت۔ اہل حدیث اہل فقہ۔ احمدی۔ اہل قرآن سب کو اس معاملہ میں متفقہ کوشش اور امداد سے فضلاء کا ایک وفد تیار کرنا چاہیئے۔ جن کو عربی اور انگریزی زبانوں پر پورا پورا عبور حاصل ہو۔ جو دینی علوم کے ماہر ہوں جو تقریر اور تحریر میں اپنی نظیر آپ ہی ہوں۔ حقیقت اسلام کے متعلق جو اعلیٰ سے اعلیٰ کتابیں ابتک لکھی جا چکی ہیں اُن کا کافی ذخیرہ اُن کے پاس موجود ہونا چاہیئے تاکہ وہ جاپان میں جاکر بلا تردد اشاعت اسلام کا کام سرانجام دیں۔ حقیقت و صداقت اسلام کے متعلق رسائل لیکر جاپان میں شائع کریں اور جاپانی قوم کو مطیع اسلام بنالیں۔ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ ہدایت الاسلام دہلی۔ ضیاء الاسلام بمبئی۔ کارکنان علیگڈھ۔ دیوبند ندوہ اور مسلم لیگ کو روپیہ جمع کرنا چاہیئے اور اس کام میں اگر جان تک دینی پڑے تو بھی دریغ نہیں کرنی چاہیئے۔

منجن سوڈوں کی خرابیوں کے لئے دانتوں کو صاف کرنیکے لئے آپ اس منجن کو از حد مفید پائینگے اس کا رنگ سیاہ نہیں ہے۔ دانتوں اور مسوڑوں پر کسی قسم کا رنگ نہیں دیتا ہے اسکی خوبی بعد تجربہ آپکو معلوم ہو سکتی ہے اشتہاری الفاظ زیادہ لکھنے بے سود ہیں زیادہ خرابی کے لئے بعد مسواک یا برش دن میں دو دفعہ لگائیں۔ ورنہ ایک دفعہ قیمت فی تولہ [illegible] صرف ۴ رتی ایک دفعہ کے لئے کافی ہے۔

شیخ (بھائی) عبدالرحیم قادیان ضلع گورداسپور

نور کی کرنیں

KHILAFAT LIBRARY

فرمایا ایک بزرگ نے کسی شریر کے ہاتھ میں شراب کی بوتل دیکھی اور توڑ دی۔ کسی نے اُس کے مالک کو جو بڑا آدمی تھا جاکر شکایت کی اُنھوں نے اُس بزرگ کو بلا کر پوچھا کہ آپ نے بازار میں کچھ حرکت کی اُنھوں نے کہا کہ ہاں۔ ایک شراب کی بوتل ایک شخص کے ہاتھ سے لیکر توڑ دی تھی؟ اُنھوں نے پوچھا کیوں؟ اُنھوں نے حدیث پڑھی کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ من رای منکم منکراً فلیغیرہ بیدہٖ۔ یعنی جو کوئی تم میں سے کوئی بُرا کام دیکھے چاہیئے کہ اپنے ہاتھ سے درست کرے۔ اگر ہاتھ نہیں تو بلسانہٖ اپنی زبان سے ہی سہی۔ اگر ایسا بھی نہیں تو فبقلبہٖ وذالک اضعف الایمان۔ تو اپنے دل سے ہی سہی۔ اور یہ ایمان کی اضعف صورت ہے۔ پھر اُس نے کہا کہ ہمارے ہاتھ میں کیا ہے۔ اُس کے ہاتھ میں بھی شراب تھی۔ اُس نے کہا کہ آپ پہاڑ ہیں اور پہاڑ سے ٹکرانا ہلاکت ہے۔ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ یعنی اپنے آپ کو دیدہ و دانستہ ہلاکت میں نہ ڈالو۔ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا اللہ تعالیٰ کسی کو اُس کی وسعت اور طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ ہاں آپ کے بارہ میں بھی ایک حکم ہے۔ ویسئلونک عن الجبال فقل ینسفھا ربی نسفاً فیذرھا قاعاً صفصفاً لا تری فیھا عوجاً ولا امتاً (پارہ ۱۶ رکوع ۱۵)

(جو لوگ پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں کہدے کہ میرا رب انکو توڑ تاڑ کر درست کر دیگا)

یہ سنکر اُسکو ایسا زلزلہ پڑا کہ وہ بوتل اُس کے ہاتھ سے گر گئی اور ٹوٹ گئی۔

(خطبہ ثانی) فرمایا کہ جس طرح کے تمہارے

اعمال ہونگے اُسی طرح کی تمھیں اللہ سے جزا ملیگی
اللہ کے نام کی عزت کروگے تمھاری بھی عزت
ہوگی۔ اللہ کے نام پر حملہ آوروں کا مقابلہ کروگے
تم پر بھی کوئی حملہ آور ہوگا۔ اللہ کے نبیوں کی اتباع
کروگے اللہ اور لوگوں کو تمھارے تابع کردیگا۔
و للہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین و
لکن المنافقین لا یعلمون ○
تم ایک قدم اُٹھاؤگے وہاں ہزار قدم اُٹھیگا
تم چلوگے وہ دوڑ کر آویگا۔ اللہ اور اُس کی کتاب
اور اُس کے رسولوں کا اتباع کرو۔ ولذکر اللہ
اکبر۔ اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے۔ دعا چاہئے
ایسی کہ دل بھی تڑپتا ہو۔ زبان بھی تڑپتی ہو۔
(راقم محمد عبداللہ عفی عنہ بوتالوی)

KHILAFAT LIBRARY

حضرت قبلہ میر ناصر نواب صاحب کے دردوں کا اظہار

میری آنکھوں کا نور ہے اللہ
رگ جاں سے قریب تر ہے وہ
اپنے منکر کو پالتا ہے وہ
تھوڑی خدمت پہ ہے بہت انعام
صدق اور راستی کا حامی ہے
ہے زمیں پر یہ روشنی اسکی
کسی مست الست سے پوچھو
دل مومن ہے اس کا عرش عظیم
عقل تسلیم اس کو کرتی ہے
ہے وہ شاہوں کا شاہ اے ناصر

میری دنکا سرور ہے اللہ
کون کہتا ہے دور ہے اللہ
حد سے بڑھ کر صبور ہے اللہ
فی الحقیقت شکور ہے اللہ
دشمن ظلم و زور ہے اللہ
آسمانوں کا نور ہے اللہ
کیا فتنہ کیا سرور ہے اللہ
گو کہ آنکھوں سے دور ہے اللہ
دل ہی شاہد ضرور ہے اللہ
میرا صدر الصدور ہے اللہ

دیگر

ہمپہ شاہد ضرور ہے اللہ
تہمتیں مجھپہ دھرتے ہیں جو لوگ
بندہ کب ہے قصور سے خالی
مجھ میں ہیں سینکڑوں ہزاروں عیب

جانتا کل امور ہے اللہ
وہ سمجھتے ہیں دور ہے اللہ
اک فقط بے قصور ہے اللہ
میرا رب غفور ہے اللہ

بخشدیتا قصور ہے اللہ
اس سے خوش بالفرور ہے اللہ
بخشتا جنکو لور ہے اللہ
جانتے ہیں غیور ہے اللہ
جنپہ کرتا ظہور ہے اللہ
نہ سمجھنا کہ دور ہے اللہ
ان لیتا ضرور ہے اللہ
دشمن پر فخور ہے اللہ
میرا شاہد ضرور ہے اللہ
اس سے بیشک لفور ہے اللہ
اسکا دل غم سے چور ہے اللہ
تو بلاشک غفور ہے اللہ

اچھوت ذاتوں کو ہندو تمدن کے دائرہ میں لانے کیلئے ایک مسلمان کی کوششیں

پونہ کی مشہور "سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی" (بھارت کے داسوں کی سبھا) کے ایک رکن مسٹر سرینواس شاستری کی صدارت میں ۳ جون کو اچھوت ذاتوں کی کانفرنس کا اجلاس بمقام ترپلی واقع احاطہ مدراس منعقد ہوا۔ اچھوت ذاتوں کے وکلاء نے اپنی تقریروں میں شکایت کی کہ اونچی ذاتوں کے ہندو ان کے ساتھ جابرانہ برتاؤ کرتے ہیں۔ صدر نشین کو اس بات کا اعتراف کرنا پڑا کہ اچھوت ذاتوں کے موجودہ ذلیل حالت بہت کچھ اعلیٰ طبقہ کے ہندوؤں کی سرد مہری کا نتیجہ ہے۔ لیکن ہمارے دوست مسٹر یعقوب حسن نے جنہیں ڈیپریسڈ کلاسز ایجوکیشنل سوسائٹی (مجلس اصلاح حیثیت اداانی واقامی) کے سالانہ جلسہ کی صدارت کی عزت حاصل ہوچکی ہے اس موقعہ پر جو ہمدردانہ تقریر فرمائی اُسے پڑھ کر ہمیں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ مسلمان بفضل خدا "درون درسے" فارغ ہوکر اب "برون خانہ" اپنی تقریروں میں تمام کوششوں پر ایک نظر ڈالتے ہوئے جو ہندوؤں کی نیچ ذاتوں کو اعلیٰ طبقہ کے ہندو کے دائرہ تمدن میں داخل کرنے کے متعلق عمل میں لائی گئی ہیں۔ مجلس مذکور کے اغراض و مقاصد سے دلی ہمدردی ظاہر کی۔ اور فرمایا کہ پہلے اچھوت ذاتوں کی اصلاح ایک سیاسی تحریک تھی۔ لیکن اب اس تحریک نے تمدنی و معاشرتی صورت اختیار کرلی ہے۔ جس سے اُمید پڑتی ہے کہ نیچ اور اچھوت ذاتیں آخر ہندو مذہب کے متعلق اسلام کا طرز عمل ایسا روادارانہ بلکہ فیاضانہ ہے کہ ہمیں قدرتی طور پر اس کے ہر پیرو سے یہ توقع رکھنی چاہئے کہ غیر مسلم اقوام کے ساتھ اس کا برتاؤ منصفانہ اور شریفانہ ہو۔ اسی لئے مسٹر یعقوب حسن کا اچھوت ذاتوں کی اصلاح حیثیت کی انجمن کا صدر نشین ہونا اور ان کے مقاصد سے ہمدردی ظاہر کرنا انسانی ہمدردی اور بے تعصبی کی ایک قابل تعریف مثال ہے۔ اور ہم ان کی اس اُمید کو ڈھیر چار بھنگی۔ بنجارے۔ لمباڑے۔ ایک دن اُسی گدی پر براجمان ہونگے جس پر چھتری اور برہمن آج بیٹھے نظر آتے ہیں اس فراخ حوصلگی پر محمول کرتے ہیں جسکا ثبوت صرف ایک سادہ لوح مسلمان ہی دے سکتا ہے۔ لیکن اسی کے ساتھ ہم مسٹر یعقوب حسن سے اس بات کے دریافت کرنے کا استحقاق رکھتے ہیں کہ آیا اُنھوں نے یہ اطمینان کرلیا ہے کہ وہ ازلی لعنت جو ایک برہمن کے دل میں ایک چمار کیطرف سے ماویور منوجی نے بٹھادی ہے کسی مصنوعی طریقہ سے رفع ہوسکتی ہے۔ مسٹر یعقوب حسن بیچارے نے ہندومت کو بھی اسلام سمجھ لیا ہے جس کی پاک تعلیم نے غلاموں کو بادشاہ بناکر اور کالوں کو گوروں پر فوقیت دے کر مساوات اور اخوت کی وہ سنہری نظیریں دنیا کے سامنے پیش کی ہیں جو اپنی مثال آپ ہیں۔ مسٹر یعقوب حسن کو یقین رکھنا چاہئے کہ جس طرح ؎

KHILAFAT LIBRARY

گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ
بہ آب زمزم و کوثر سفید نتواں کرد

اسی طرح ناپاک اچھوت ذاتیں ہندو مذہب کے پوتر کنڈ میں کبھی بھی داخل نہیں ہو سکتیں۔ یہ شرف اسلام ہی کو حاصل ہے کہ ذلیل سے ذلیل اور اچھوت سے اچھوت قوم کے افراد کو نہ صرف وہ اپنے آغوش رحمت میں لے سکتا ہے بلکہ انھیں وہ تمام حقوق عطا کر سکتا ہے جو بڑے سے بڑے اور نجیب الطرفین سے نجیب الطرفین پشتینی مسلمانوں کو حاصل ہیں ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم کا اصول صرف اسلام کا ہی اصول ہے۔ کوئی دوسرا مذہب یہ اصول پیش نہیں کر سکتا۔ پس سٹر یعقوب حسن کو اپنی تمام کوششیں اچھوت ذاتوں کو اعلیٰ درجہ کے ہندوؤں کے ساتھ ملانے پر مبذول کرنے کے بجائے جن کے پورا ہونے کے کوئی امید نہیں ان ذاتوں کی حقیقی علاج یعنی انھیں دائرہ اسلام میں لانے کے متعلق صرف کرنی چاہئیں تھی۔ ایک چمار مسلمان ہو کر یعقوب حسن ہو سکتا ہے مگر مسٹر گوکھلے نہیں ہو سکتا۔ ہے۔ (زمیندار)

"نوز" ہندو دھرم کے شاستر مساوات اور اخوت کے سخت مخالف اور چھوت چھات کے اشد ترین حامی ہیں ان شاستروں کی موجودگی میں جن کی تعلیم ہندو افراد کے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکی ہے یہ امید رکھنا کہ وہ اپنے بزرگان ملت کے احکام کو جن کی تابعداری کا جوا ہزارہا سالوں سے ان کے کندھوں پر رکھا گیا ہے اُسے پھینک کر اچھوت اقوام کو مساوات کے حقوق دینے کے لئے تیار ہو جائینگے۔ یہ ایسا ہی مشکل ہے جسطرح چیل کے گھونسلے میں راج ہنس کے انڈوں کی امید رکھنا۔

مرلیان

ہمعصر کامریڈ رقمطراز ہے کہ یہ معلوم کرنا امید افزا ہے کہ مرلیاں یعنی وہ نابالغ لڑکیاں جو مندروں کے لئے وقف کر دی جاتی ہیں وہ عام طور پر مخرب اخلاق زندگی بسر کرتی ہیں گورنمنٹ نے ان کیطرف توجہ مبذول کی ہے۔ بقول آنریبل سر ریگنالڈ کریڈاک یہ انسانیت کے ابتدائی اصولوں کی مخالفت ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ بعض لوگ اسے مذہب پر حملہ کرنے سے تعبیر کرینگے۔ لیکن جب گورنمنٹ نے ستی جیسی عالمگیر رسم کو سو سال ہوئے جمہور سے رائے لینے کے بغیر بند کر دیا تو اب یقیناً مرلیوں کی ویسی ہی خلاف انسانیت رسم کو تعلیمیافتہ جماعتوں کی امداد و تائید سے آسانی کے ساتھ موقوف کیا جا سکتا ہے۔

اسلام نے یہاں اس ہندوستان تیرہ خاکدان کو ۳۳ کروڑ دیوتاؤں سے نجات دلا کر ایک وحدہ لاشریک کی بشارت دیکر روحانیت سے مالامال کیا وہاں سوشل اور تمدنی حقوق کی اصلاح میں بھی نمایاں سے نمایاں حصہ لیا۔

محمد بن قاسم جب اول اول سندھ میں وارد ہوا تو اس نے سب سے پہلے جس مذموم فعل سے اہل سند کو نجات دلانے کے لئے اپنی آواز کو بلند کیا وہ مرلیوں اور رسم ستی کے برخلاف تھی۔ محمد بن قاسم کی اس زبردست آواز کا یہ نتیجہ ہوا کہ مرلیوں کی قبیح رسم سندھ سے قریب قریب اٹھ گئی۔ البتہ جگن ناتھ کے گرد و نواح اور دکن کے انتہائی حصہ میں جہاں مسلمانوں کی آواز نہ پہنچ سکی اس کا رواج جاری رہا۔

امید کہ اب برطانیہ عظمیٰ کی نظر تلطف سے یہ قبیح رسم بھی ستی کی رسم کی طرح ہمیشہ کے لئے اپنا بوریہ بدھنا ہندوستان سے اٹھا کر رخصت ہو جائیگی

آجکل مسلمانوں میں قوت جاذبہ کہاں تک ہے

پہلے بہی خواہان ملت کو ناخن خود سے اس عقدہ کی گرہ کشائی کرنی چاہیئے کہ اس میں کیا راز ہے کہ زمانہ سلف کی طرح آجکل غیر مسلم ویسے کشاں کشاں دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوتے۔ کشاں کشاں تو درکنار رہا یہاں خال خال بھی بعض اوقات مایوسی ہوتی ہے اور برخلاف اس کے آن ہم یہ سنتے ہیں کہ فلاں نومسلموں کا گاؤں شدھ ہو گیا۔ فلاں جگہ اسقدر عیسائی ہو گئے وغیرہ وغیرہ بیشک یہ ایک راز ہے جس کی قفل کشائی کے لئے کل خیر خواہان ملت کو ضرور سوچنا چاہیئے۔ اگر کوئی ہم سے پوچھے تو ہم اس کا یہ جواب دینگے کہ مختلف افراد کو جمع کرنے کے لئے اخوت اور قوت جاذبہ درکار ہے مگر نمائشی نہ ہو بلکہ حقیقی۔ اگر میری نیت پر حملہ نہ کیا جاوے تو میں بڑے افسوس اور درد انگیز لہجہ کے ساتھ یہ عرض کرونگا کہ ہمارا تعلق کسی ہونے والے نومسلم سے دہانتک ہی ہوتا ہے جہانتک وہ ہرنراین سے عبدالرحمن نہیں ہو جاتا جونہی وہ ہرنراین سے عبدالرحمن ہوا تو نہی آنکھیں بدلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ نومسلم کے لئے سب سے پہلے اور ضروری بات یہ ہے کہ اُسے قرآن شریف کے نکات معرفت اور رموز حقانیت سے آگاہ کیا جاوے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ خیر خواہان ملت نے کوئی ایسا سکول جاری نہیں کر رکھا جس میں نومسلم لوگ چند روز رہکر قرآن شریف کے معرفت نامہ کے آبحیات سے اپنی تشنگی بجھا سکیں۔ بسا اوقات برخلاف اس کے یہ دیکھا گیا ہے کہ نومسلم کو ایک گیدڑ والا پروانہ لکھ کر دیدیا جاتا ہے۔ کہ جاؤ تم در در کی ٹھوکر گدائی کرتے پھرو۔ بھلا اب فرمایئے گیدڑ والا پروانہ حاصل کرنے کے لئے کون ذی ہوش ہے کہ اپنی سوسائٹی اور پیارے والدین کو چھوڑنے کے لئے تیار ہو سکے ہمارے دل میں یہ ایک زبردست خواہش ہے کہ نومسلموں کے لئے ایسا سکول کھولا جاوے اسی بنا پر نومسلم حفاظت فنڈ کھولا گیا تھا مگر باوجود اپیلیں در اپیلیں کرنے کے اُس کی ناگفتہ بہ حالت اس امر کا اعلان کر رہی ہے کہ ابھی تک ہم میں احساس کا مادہ پیدا نہیں ہوا۔ اور ہم نہیں چاہتے کہ نومسلموں کے لئے کوئی ایسا سکول کھولا جاوے۔ اللہ ہمارے حال پر رحم کرے

وید مقدس میں ایشور کو کن اسماء سے پکارا گیا ہے

نمبر (۱)

(بغیر کسی قسم کے حاشیہ کے)

جب آریوں کے پیشوا سوامی دیانندجی نے دیکھا کہ اب ویدوں کی تمام مشرکانہ تعلیم کا چھپا ہوا پردہ جو ایک مدت دراز سے ایسا ہی چلا آتا ہے وہ اب زمانہ کی روشنی پاکر صاف صاف کھلا جاتا ہے یہانتک کہ تمام وید کی تعلیم نباتات وحیوانات وجمادات وکرہ ہائے ارضی وسماوی وثوابت سیارگان کی پرستش پر مخلوقات کو رجوع کرتی ہے اور یہ بڑا بھاری اعتراض اور بطلان، اور تردید اس امر کی ہوئی جاتی ہے جو کہ آریہ لوگ وید کو ابتدا سے آفرینش سے کلام الٰہی تصور کرتے چلے آئے ہیں اور اس کو اپنا دستور العمل مانتے ہیں تب ایک نئی چال پر چلے کہ اپنا من مانا ایک نیا کوش (لغت) اسطرح بنایا جن مقامات پر مشرکانہ الفاظ تھے اُن کے معنی بدل ڈالے۔ اور صاف ظاہر کردیا کہ جن برہمنوں اور پنڈتوں نے ہمارے خلاف معنی اور مطلب لکھا ہے وہ وید مقدس کو نہیں سمجھے۔

میں اس باب میں یہ امر ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ دیکھو سوامی جی کیا چال چلے ہیں اگرچہ عیب کو بہت چھپایا مگر اصل بات کہاں چھپ سکتی ہے۔ آپ اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۱۸ پر تحریر فرماتے ہیں کہ اوم اور اگنی وغیرہ ناموں کے خاص معنی پرمیشور ہی ہیں۔ اب اس کے آگے فرماتے ہیں کہ چنانچہ ویاکرن (صرف ونحو) نرکت (الفاظ کی وجہ تسمیہ بیان کرنیوالا علم) برہمن (آریوں کی مقدس کتب جن میں کرم کانڈ کا بیان ہے) سوتر وغیرہ رشی منیوں کی تفسیر میں (الفاظ سے) پرمیشور ہی مراد ہے اور ایسا ہی سب کو ماننا چاہیئے۔ لیکن اوم تو صرف پرمیشور کا ہی نام ہے۔ اور اگنی وغیرہ ناموں سے پرمیشور کے معنی لینے ہیں موقعہ اور صفت دونوں کا لحاظ رکھنا ضرور ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

کیوں صاحب دیکھا کیا اچھا جملہ لکھا ہے یہ کیا صاف شرک فی الاسماء ہے۔ سو اس کو ہم صاف صاف ثابت کرتے ہیں کہ اگنی وغیرہ ناموں سے وید میں ایک اور ایک دو کیطرح خدا کی مخلوق مراد ہے ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۷ اسے ۴۳ تک دیکھو پرمیشور کے نام پرم۔ پرش۔ اگنی۔ پران۔ برہما۔ وشنو۔ رودر۔ اکشر دایو۔ متر۔ ورن۔ پرماتما۔ منو۔ پرش جل شو) مہادیو۔ دیوی۔ لکشمی۔ پرش اندر چاند۔ برہسپتی سورج۔ پرتھوی۔ اکاش۔ منگل۔ بدھ۔ سنیچر راہو۔ کیتو۔ گن پتی۔ سرسوتی۔ دھرم راج۔ کال شیش۔ شنکر۔ پتا۔ تپا۔ پرتپامہ۔ ستیہ۔ انت انادی۔ گیان۔ وغیرہ

اگنی۔ جل۔ پرش۔ پرم پرش۔ دایو۔ متر۔ دیو۔ دیوی۔ اور برہسپتی۔ سنیچر۔ عرض۔ ان کل ناموں کو ہمارے آریہ سماجی۔ بھائی تو ضرور ہی یاد کرتے ہونگے۔ اور ان کے موقعہ ومحل بھی بتاتے ہیں وہ بھی آریہ نیم نمبر ۸ کے بموجب اودیا کا ناش اور ودیا کی ورودھی کرنی چاہیئے ۱۲ کے بموجب نہ کہ تعصب اور ضد کے طور پر جیسا کہ ان کے بعض ہم مشربوں کی عادت پڑ گئی ہے۔

حجۃ الہند و مطبوعہ فاروقی دہلی۔ سنہ ۱۳۰۴ ہجری کے صفحہ ۸۴ سے ۸۸ تک دیکھو۔ اور شحنۂ حق صفحہ ۸۴ سے ۸۷ تک رگوید ترجمہ۔ دہلی سوسائٹی میں نمبر ۱ سنہتا اشٹک نمبر ۲۱ ل سے تا ۱۱۵۔ اگنی دیوتا کی جو ہوم کا بڑا گرو کارکن اور دیوتاؤں کو نذریں پہنچانیوالا ہے بڑا ثروت والا ہے کی مہما اسطرح کیگئی ہے

۲۔ ایسا ہو کہ اگنی جس کا مہما (تعریف) زمانہ قدیم اور زمانہ حال کے رشی کرتے چلے آئے ہیں دیوتاؤں کو اسطرف موجہ کرے۔ نمبر ۳۔ اے اگنی جو دو لکڑیوں کے باہم رگڑنے سے پیدا ہوئی ہے۔ اس پاک کی ہوئی ستاپر دیوتاؤں کو لا۔ تو ہماری جانب سے ان کا بلانیوالا ہے اور تیری پرستش ہوتی ہے۔ اے اگنی آج ہماری خوش ذائقہ قربانی دیوتاؤں کو ان کے کھانے کے واسطے پیش کر نمبر ۵۔ اے۔ اگنی۔ وایو۔ سورج وغیرہ دیوتاؤں کو ہماری نذر پیش کر نمبر ۶۔ اے بے عیب اگنی تو منجملہ اور دیوتاؤں کے ایک ہوشیار دیوتا ہے تو اپنے والدین کے پاس رہتا ہے اور ہمیں اولاد عطا کرتا ہے۔ تمام دولتوں کا تو ہی بخشنے والا ہے نمبر ۷۔ اے اگنی سرخ گھوڑوں کے سوامی ہماری استتت سے پرسن ہو (۳۳) دیوتاؤں کو یہاں لا۔ نمبر ۹۔ اے اگنی جیسا کہ تو ہے لوگ اپنے گھروں میں تجھے محفوظ جگہ میں ہمیشہ روشن کرتے ہیں۔ تو رسب کی زندگی کا باعث ہے ہمارے فائدہ کے لیئے دولت والا ہو جا۔ نمبر ۱۰ اے اگنی دیوتا جو کہ ہمیشہ جوان رہتا ہے بڑا عاقل ہے اور جگ کرنے والے کے گھر کا محافظ ہے اور نذروں کا لیجانے والا ہے جس کا منہ دیوتاؤں تک نذریں پہنچانیکا وسیلہ ہے اور گھر کی آگ سے روشن ہوا ہے نمبر ۱۱۔ لازوال اگنی اپنی خوراک کو اپنی لاٹ سے ملا کر اور اس کو جلدی سے تناوں کر کے خشک لکڑی پر چڑھ گئی ہے جلانے والے عنصر کا شعلہ چالاک گھوڑے کی مانند پھیلتا ہے۔ اور بادل کی مانند بلند ہو کر گرجتا ہے۔ نمبر ۱۲۔ اے اگنی جگ جسکو کوئی نہیں روک سکتا اور جس کی تو ہر طرف سے رکشا کرنیوالا ہے۔ دیوتاؤں کو پہنچتا ہے نمبر ۱۳ اے اگنی جس قدر تیرے سے ہو سکے اپنے نذر دینے والے کو فائدہ پہنچا وہ یقیناً تیرے ہی پاس اے اینگرا واپس آویگا۔ نمبر ۱۴۔ اگنی کے وسیلہ سے پوجاری کو ایسی آسودگی حاصل ہوتی ہے جو روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ اور جو شہرت کا چشمہ اور انسان کی نسل بڑھانے والی ہے۔

(باقی آئندہ)

آٹا پیسنے کی چکی یا لوہے کا خراس

آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ۔ اور دانہ فی گھنٹہ ۴ من پختہ تیار ہوتا ہے۔ وزن مشین ۷ من۔ ۳۰۰ سیر پختہ ہوگا قیمت درجہ اول ۷۵ درجہ دوم ۶۵ فی من پختہ مبلغ دس روپیہ بیانہ آنے پر خراس وغیرہ پی کیا جا سکتا ہے۔ اور کمادپیڑنے کے آہنی بیلنے برائے فروخت ہر قسم موجود ہیں۔ مولا بخش۔ غلام حسین۔ کریم بخش مستریان آئرن فیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

سومنگلا یہ ایک مذہبی دلچسپ ناول ہے جس میں رد تناسخ اور تناسخ کی نعوذ بتناسخ کی خوفناک سے خوفناک برائیاں تناسخ کے شرمناک سے شرمناک نتائج کو نہایت اعلیٰ کمال۔ دلسوز پیرایہ میں دکھلایا گیا ہے قیمت صرف ۶ر۔ ملنے کا پتہ

منیجر اخبار نور قادیان شریف ضلع گورداسپور

KHILAFAT LIBRARY

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج

یہاں ہر قسم کے عطریات گلاب کیوڑہ۔ موتیا۔ چنبیلی حنا۔ ہربانڈی وغیرہ فیتولہ ۱ر سے لیکر ۱۰ تک اور تیل بالونکا چنبیلی۔ حنا۔ وغیرہ فی سیر ایکروپیہ سے لیکر ۱۰ تک اور عرق گلاب و کیوڑہ وغیرہ فی سیر ایکروپیہ سے لیکر ۱۰ تک اور ہر قسم کے عطردان اور ہر قسم کی شیشیاں گلقند قوام تمباکو خوردنی عنبر وغیرہ خوشبودار اور نوازمات۔ ارزاں بازار نرخ ترمیم ہوتا رہتا ہے۔ جو صاحب طلب فرمانویں مع نام پورا پتہ خوشخط بنام کارخانہ ارسال فرمانویں اجازت دینے یا پیشگی قیمت خصوصاً ریلوے پارسل کے لئے تو کچھ نقد ضرور آنا چاہیئے۔

المشتہر کارخانہ راحت روح عطریات قنوج محمد عبداللہ و سعداللہ احمدی سے مل سکتا ہے ؛

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر الیس کے برمن کی بنائی ہوئی فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا بیس سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کیجاتی ہے۔ اگر آپ بخار میں مبتلا ہیں اور سب قسم کے علاج کرا کے تنگ آ گئے ہیں تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگا کر استعمال کریں اس میں چند فائدے لاجواب ہیں۔ یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے اس لئے اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی ہے اور تلی کو گراتی ہے قیمت فی شیشی کلاں ۱۴ر محصولڈاک ۵ر دو شیشی تک ۶ر

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ کے لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے دو تین مرتبہ کے لگانے سے یکدم اچھا ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبیہ ۴ر محصولڈاک ایک ڈبیہ سے ۶ ڈبیہ تک ۵ر اور بارہ ڈبیہ تک ۶ر

کھانسی کی دوا

یہ دوا چاہی کیسی ہی اس کو آرام کرتی ہے۔ اس میں یہ فوائد ہیں (۱) کھانسی کو دبانا (۲) سردی سے بچانا (۳) کف کو پتلا کرنا۔ (۴) کف کو نکالنا (۵) سوکھا کھانسی کو روکنا۔ قیمت بڑی شیشی ۳۲۔ خوراک قیمت ایکروپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۵ر

(اس دوا پر مہاراجہ صاحب کی رائے)

مہاراجہ دل گنجن سنگھ دیو بہادر مینوڈ بڑی چیف پٹنہ اسسٹنٹ بولانگیر ضلع سمبھل پور سے لکھتے ہیں جناب من آپ کی روانہ کردہ کھانسی کی دوا کے لئے مشکور ہوں اس دوا سے ہماری کھانسی بالکل دفع ہوگئی۔ مجھے صرف ۷ خوراک پینے سے زیادہ درکار نہوئی کھانسی مجھے بہت دنوں سے تکلیف دے رہی تھی اس وجہ سے دوبارہ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ڈاکٹر الیس کے برمن نمبر ۱۵ و ۱۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

اصلی میرا اور میرے کا سرمہ

اصلی میرے اور میرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس عرصہ میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب کا بتایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"۔ سرمہ دھندجالا پردال سبل اور سرخی ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فیتولہ ۱۶ قسم دوم ۸ے۔ اصلی میرا جس کی اصل قیمت ۶۴ فیتولہ ہے فی الحال دوماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت صرف تین روپیہ فیتولہ کر دی ہے۔ بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا ؛

ست سلاجیت

(محیط اعظم سے نقل کیا گیا۔ جس کی عبارت یہ ہے) مقوی جمیع اعضاء نافع صرع۔ مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء زردی رنگ و تنگی نفس و دق شیخوخیت و نساء و بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں قیمت دو تولہ ایکروپیہ۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری بادامی اور سیاہ و سفید ماشی و ریشمی۔ سوتی۔ لٹھری۔ صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قسم اور قیمت کی مل سکتی ہیں۔

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور